ادارہ

گندی کتاب ''محشرِ خیال'' اور اس کا قادیانی مرتب عامر سہیل

عامر سہیل نامی قادیانی لیکچرر محکمہ تعلیم پنجاب کا ملازم ہے لیکن......وہ گزشتہ ڈیڑھ سال سے ڈیپوٹیشن پر بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں اردو پڑھا رہا ہے۔ یونیورسٹی انتظامیہ اس کی قابل اعتراض سرگرمیوں سے مسلسل چشم پوشی سے کام لے رہی ہے۔ ملتان کی دینی جماعتوں اور علماء کرام کے نمائندہ وفد نے دو ماہ قبل وائس چانسلر سے ملاقات کر کے اُنھیں اس ضمن میں تمام تفصیلات سے باخبر بھی کیا تھا لیکن یونیورسٹی میں موجود قادیانی نواز لابی لیکچرر عامر سہیل کو ہر قیمت پر تحفظ فراہم کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

بعض چشم کشا حقائق:

(الف) ۸ جولائی (۲۰۰۶ء) کو زکریا یونیورسٹی کے سلیکشن بورڈ نے شعبۂ اردو میں لیکچرر کی مستقل اسامی کے لیے انٹرویو کیے۔ انٹرویو دینے والوں میں عامر سہیل قادیانی بھی امیدوار تھا۔ لیکچرر مذکور اس امتحان میں ناکام رہا۔

(ب) اس قادیانی لیکچرر کی مرتب کردہ کتاب ''محشرِ خیال'' چند سال سے زکریا یونیورسٹی میں ایم اے اردو میں پڑھائی جارہی ہے۔ ۸۰ سال پرانی یہ ایک بدنام اور غلیظ کتاب ہے کہ جس میں کھلم کھلا اسلامی عقائد کی تضحیک کی گئی ہے اور دینی شعائر و اخلاق کا مذاق اڑایا گیا ہے۔ آج سے ساٹھ سال پہلے، یہ کتاب علی گڑھ یونیورسٹی میں پڑھانے کی کوشش کی گئی تھی مگر ملک گیر احتجاج کے بعد اسے نصاب سے خارج کر دیا گیا تھا۔ عامر سہیل قادیانی نے ۲۰۰۲ء میں اس کتاب کو نئے سرے سے مرتب کر کے شائع کروایا اور پھر اپنی ہم فکر لابی کی مدد سے یونیورسٹی کے نصاب میں شامل کروایا۔ تب سے یہ کتاب یونیورسٹی کے اندر طلباء اور اساتذہ کے مابین تلخی اور بحث و جدل کا، جبکہ یونیورسٹی سے باہر علمی اور عوامی حلقوں میں دل آزاری اور اشتعال انگیزی کا مستقل سبب بنی ہوئی ہے۔

(ج) لیکچرر عامر سہیل کی ایک دیدہ دلیری یہ بھی ہے کہ گزشتہ کئی سال سے وہ ایک ادبی ماہنامہ ''انگارے'' شائع کررہا ہے۔ یہ ایک غیر منظور شدہ اور غیر رجسٹرڈ مجلّہ ہے اور بغیر کسی ڈیکلریشن کے شائع ہو رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایک معمولی لیکچرر اتنی پابندی سے کوئی مجلّہ چھاپنے کے وسائل کہاں سے فراہم کرتا ہے؟ اور کیا کوئی سرکاری ملازم کل وقتی صحافی اور مستقل مدیر بن سکتا ہے؟ اس مجلّے میں ادب کی آڑ میں دینی عقائد و افکار کا تمسخر اڑایا جاتا ہے۔ قادیانی فنڈ سے چلنے والے اس رسالے کے لیے یونیورسٹی کو ''سیل پوائنٹ'' بنادیا گیا ہے۔ مذکور قادیانی پروفیسر خود اور اس کے بعض ہم نوا اساتذہ، طلباء کو زبردستی اس کا خریدار بناتے ہیں۔ عام سٹالوں پر اس رسالے کی فروخت نہ ہونے کے برابر ہے۔

(د) پنجاب کے جس بھی کالج میں لیکچرر موصوف نے کچھ عرصہ ملازمت کی ہے، وہاں اس کی اخلاقی شہرت انتہائی

خراب رہی ہے۔اپنی بدزبانی، اخلاق سے گری ہوئی گفتگو، امتحانی فرائض اور پرچوں کی مارکنگ وغیرہ کے دوران بددیانتی کی وجہ سے یہ شخص محکمے کا بدنام ترین کردار ہے۔ یونیورسٹی کے گزشتہ ڈیڑھ سالہ عرصۂ تدریس میں طالبات کے حوالے سے اور اُن کی موجودگی میں نازیبا گفتگو پر کئی دفعہ یونیورسٹی حکام سے اس کی شکایت بھی کی جا چکی ہے۔

(ر) لیکچرر عامر سہیل ایک سکہ بند قادیانی ہے ۔ پہلے یہ گورنمنٹ کالج خانیوال میں لیکچرر تھا۔ وہاں اس کے قادیانیت کی تبلیغ کرنے کی وجہ سے اشتعال پیدا ہوا۔ بات شہری حلقوں تک پہنچی، احتجاج ہوا اور عوام کے ہاتھوں پٹائی کے خوف سے یہ خانیوال چھوڑ کر گورنمنٹ کالج سول لائنز ملتان میں آ گیا۔لیکن یہاں بھی یہ شخص طلباء میں قادیانیت کی تبلیغ کرنے لگا۔طلباء اور اساتذہ میں تشویش بڑھی اور معاملہ دینی وسیاسی جماعتوں تک پہنچا تو لیکچرر موصوف کی ہم فکر لابی اسے ڈیپوٹیشن پر زکریا یونیورسٹی لے آئی۔ یہاں بھی ہمیشہ کی طرح لیکچرر موصوف طلباء کو قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ ذاتی رابطے کر کے اُنھیں قادیانی لٹریچر فراہم کرتا ہے۔ عام مجالس میں مذہب اور مذہبی شخصیات کے خلاف توہین آمیز گفتگو کرتا ہے۔طلباء وطالبات کو بیرون ملک ملازمت دلوانے اور اپنے خرچ پر باہر بھجوانے کا جھانسہ دیتا ہے، سادہ لوح طلباء کو اپنے گھر بلاتا ہے اور خود بھی اُن کے گھروں میں جا کر اپنی تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔

پنجاب کے گورنر اور وزیر اعلیٰ سے گزارش ہے کہ فوری طور پر:

(۱) قادیانی لیکچرر عامر سہیل کی ڈیپوٹیشن فوراً منسوخ کر کے اسے واپس محکمہ تعلیم پنجاب میں بھجوانے کا حکم جاری فرمائیں۔ یونیورسٹی کے ماحول کو تصادم اور کشیدگی سے بچانے کے لیے ایسا کرنا نہایت ضروری ہے۔ یوں لیکچرر موصوف یونیورسٹی میں تدریس کا استحقاق کھو چکا ہے۔ یونیورسٹی سلیکشن بورڈ کے روبرو لیکچرر شپ کے انٹرویو میں واضح ناکامی کے بعد اس کی بطور استاد موجودگی، یونیورسٹی کے طلباء وطالبات سے سراسر ناانصافی اور ظلم کے مترادف ہے۔

(۲) اس قادیانی لیکچرر کی مرتب کردہ کتاب ''محشر خیال'' کو فوری طور پر یونیورسٹی کے نصاب سے خارج کیا جائے۔ کتاب کے گھٹیا مندرجات، بازاری اسلوب اور دل آزار زبان......اشتعال انگیزی کا ایک مستقل سبب ہے۔

(۳) اس قادیانی لیکچرر کی ادارت میں چھپنے والے ماہنامے ''انگارے'' کی گزشتہ چہار سالہ غیر قانونی اشاعت کا سخت نوٹس لیا جائے۔صوبائی محکمہ اطلاعات اور متعلقہ سرکاری حلقوں کی بے خبری میں ہونے والی اشاعتی سرگرمیوں پر بھرپور قانونی گرفت کی جائے۔

(۴) محکمہ تعلیم پنجاب کو فوری ہدایت کی جائے کہ وہ لیکچرر عامر سہیل کی طرف سے باقاعدہ ایڈیٹر اور پبلشر بننے کا فوری اور سخت محاسبہ کرے تا کہ آئندہ کسی شخص کو بھی قانون کو یوں ہاتھ میں لینے اور اپنے مخصوص روابط وتعلقات کی بنیاد پر کھل کھیلنے کا موقع نہ مل سکے۔

دل آزار کتاب ’’محشر خیال‘‘............ایک تعارف!

ایم اے اردو سال اوّل کے تیسرے پرچے ’’اسالیب نثر اردو‘‘ میں شامل کتاب ’’محشر خیال‘‘ میں جا بجا دینی عقائد و تصورات اور اسلامی شعائر و اخلاق کا مذاق اڑایا گیا ہے۔ مثلاً اس کتاب میں کہا گیا ہے کہ تقویٰ ایک جرم ہے جس سے مجرمانہ بزدلی پیدا ہوتی ہے۔ صرف بے وقوف انسان نیک اعمال کو نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ جاہل انسان حیا اور بے با کی کو متضاد سمجھتے ہیں۔ شیطان قابل نفرت نہیں بلکہ آدم علیہ السلام کی طرح وہ بھی ایک پیغمبر ہے۔ کفر، سطحی ایمان سے برگزیدہ تر ہوتا ہے۔ برے سے برا گناہ بھی اگر خوبصورت طریقے سے کیا جائے تو وہ خوبی اور اچھائی بن جاتا ہے۔ اخلاقی فرائض دراصل وہ بے جا اور فضول ذمہ داریاں ہیں جو ایک کمزور اور بزدل انسان اپنے سر لیتا ہے۔ تصوف کی طرف صرف وہ انسان مائل ہوتا ہے جو حسنِ خیال اور حسن عمل سے محروم ہو اور جس میں ذوقِ گناہ اور جرأتِ ارتکاب نہ ہو۔ انسان کا وجود فطرت (یعنی خدا) کی بزدلی کا نتیجہ ہے۔ صحیح معنوں میں عورت، وہی عورت ہے جس کی نسوانیت تمام پابندیوں (قیودِ بے جا) کو توڑ کر حسن و شباب کی رنگینیوں میں محو ہو جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔

’’محشر خیال‘‘ نامی اس کتاب کے مصنف کا نام سجاد انصاری ہے۔ یہ کتاب سب سے پہلے ۱۹۲۶ء میں دہلی سے چھپی۔ ۱۹۳۳ء میں اس کتاب کو علی گڑھ یونیورسٹی سے وابستہ بعض مخصوص نظریات کے حامل افراد نے یونیورسٹی کے ایم اے اردو کے نصاب میں شامل کروا دیا۔ جس پر ہندوستان بھر میں احتجاج اور مذمت کا اظہار کیا گیا۔ چنانچہ یونیورسٹی حکام نے غیر جانب دار اور سینئر ادیبوں پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں قرار دیا کہ ’’اس کتاب میں نہ تو ادب ہے اور نہ ہی لٹریچر، تخیل اور نصب العین کی کوئی اعلیٰ خوبی۔ یہ کتاب یونیورسٹی کے نصاب میں شامل رہنے کا کسی لحاظ سے بھی کوئی حق نہیں رکھتی۔‘‘ چنانچہ ’’محشر خیال‘‘ کو نصاب سے خارج کر دیا گیا۔ علی گڑھ یونیورسٹی کے نصاب سے اخراج کے ساٹھ سال بعد، زکریا یونیورسٹی ملتان نے اس کتاب کو شامل نصاب کر کے ایک بار پھر کتاب پر کیے گئے تمام اعتراضات کو زندہ کر دیا ہے۔

کتاب ’’محشر خیال‘‘ سے چند گستاخانہ جملے:

☆ ___ ’’سعیٔ ناکام دعائے مقبول سے برگزیدہ تر ہے۔ دعا انسانیت کا اعلانِ شکست ہے۔‘‘ (ص ۳۸)

☆ ___ ’’جسے آپ اتقاء کہیے حقیقتاً وہ ایک جرم ہے جس سے خیالات میں ایک مجرمانہ بزدلی پیدا ہوتی ہے۔ جوانِ صالح کو دیکھ کر ہر خوش مذاق انسان کو عبرت حاصل کرنا چاہیے۔‘‘ (ص ۴۲)

☆ ___ ’’انسان کی سب دعائیں اگر مقبول ہو جائیں، اس کی شخصیت برباد ہو جائے۔ جس ہستی کو خدا برگزیدہ بنانا چاہتا ہے اس کی دعاؤں کو ہمیشہ ناکام رکھتا ہے۔‘‘ (ص ۴۴)

☆____ ’’فرشتے کی انتہا یہ ہے کہ وہ شیطان بن جائے۔‘‘(ص۵۳)

☆____ ’’عقبیٰ میں انسان کو اس کے گناہوں کی سزا ملے نہ ملے‘ لیکن دنیا میں اس کو اپنی نیکیوں کی سزا فوراً مل جاتی ہے۔ بے وقوف انسان باوجود اس تنبیہ کے بھی اعمالِ حسنہ کو ذریعہ نجات سمجھتا ہے۔‘‘(ص۶۰)

☆____ ’’ایک لطیف گناہ ہزاروں خشک نیکیوں سے بالاتر ہے۔‘‘(ص۸۱)

☆____ ’’ایک ناعاقبت اندیش گروہ یہ چاہتا ہے کہ عورت زہد و اتقاء کی دیوی بن جائے جو حسن و شباب کی نیرنگیوں اور انس و محبت کے ہنگاموں سے اسی طرح متنفر رہے‘ جس طرح زاہدِ خشک عقل و فراست سے متنفر رہتا ہے۔‘‘(ص۹۶)

☆____ ’’جاہل انسان حیا اور بے باکی کو متضاد سمجھتا ہے۔‘‘(ص۱۰۰)

☆____ ’’حوا محض اس غرض سے پیدا کی گئی تھیں کہ آدم کے قوائے ذہنی کو مسحور کرلیں تا کہ ان میں کسی حقیقت پر غور کرنے کی صلاحیت نہ رہے۔‘‘(ص۱۰۳)

☆____ ’’آدم حاملِ خیر تھے اور شیطان حاملِ شر دونوں کی پیامبری مسلمہ ہے...... یہ نہیں کہا جاسکتا کہ پیامِ شیطانی قابلِ نفرت ہے۔‘‘(ص۱۰۶)

☆____ ’’جس پیغام کی تبلیغ آدم کے سپرد کی گئی تھی وہ خود ہی نامکمل تھا۔ اس لیے آدم کے لیے فطرتاً یہ محال تھا کہ کائناتِ خیر کو امامِ شر کے ہنگاموں سے محفوظ رکھ سکیں۔ جس وقت شیطان نے اپنی امامت کی تبلیغ کی ،آدم کو نہ اپنی امامت کا خیال رہا اور نہ ہی اپنی عظمت کا‘ اُن کی لغزشیں یہ ثابت کر کے رہیں کہ پیامِ خیر نامکمل تھا۔‘‘(ص۱۰۶، ۱۰۷)

☆____ ’’عورت اس لیے نہیں پیدا کی گئی کہ زاہد خشک اور جوان صالح کی طرح دنیا کی حقیقی رنگینیوں کو اعمالِ حسنہ پر قربان کردے۔‘‘(ص۱۱۰)

☆____ ’’عملِ خیر ایک بیوقوف سے بھی سرزد ہوسکتا ہے لیکن معاصیٔ رنگی کے راز دار صرف وہ اربابِ نظر ہوسکتے ہیں جن کے قلوب حقیقت آشنا، جن کی نگاہیں حقیقت بین اور جن کے حوصلے حقیقت طلب ہیں۔‘‘(ص۱۱۴)

☆____ ’’ہر کفر سطحی ایمان سے برگزیدہ تر ہوتا ہے۔‘‘(ص۱۱۶)

☆____ ’’پاسبانانِ مذہب‘ ہمیشہ پاسبانی کے پردے میں بہیمیت کے کرشمے دکھلاتے رہے۔‘‘(ص۱۱۶)

☆____ ’’اگر قبیح ترین گناہ انتہائی حسن سے کیا جائے وہ محاسنِ حقیقی میں شامل ہوجاتا ہے۔‘‘(ص۱۴۵)

☆____ ’’عقبیٰ کی کشمکش کا خیال بھی نہ آنا چاہیے ورنہ زندگی ایک شورشِ بے مدعا ہو کر رہ جائے گی۔‘‘(ص۱۴۷)

☆____ ’’اخلاقی فرائض صرف وہ بے جا ذمہ داریاں ہیں جو ایک کمزور بزدل انسان اپنے سر لیتا ہے۔‘‘(ص۱۴۷)

☆____ ’’لذت پرست انسان جس کو فطرت نے حسنِ خیال اور حسن عمل سے محروم کردیا ہے۔ جس میں نہ ذوقِ گناہ ہے

اور نہ جرأت ارتکاب لیکن اس کے ساتھ ہی غیر دلچسپ گناہوں سے بھی مانوس رہنا چاہتا ہے‘ وہ مجبوراً تصوف کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔‘‘(ص۱۵۴)

☆____ ’’دعا انسانیت کا اعلانِ شکست ہے جس کے ذریعے سے انسانی مجبوریوں کا راز ان فرشتوں پر بھی منکشف ہوجاتا ہے جو کسی طرح اس انکشاف کے اہل نہیں۔ دست بہ دعا ہونا کارکنانِ قضاوقدر کے سامنے اپنی بے بسی اور ناچارگی کا اعتراف کرنا ہے۔‘‘(ص۱۵۵)

☆____ ’’شیطان اور فرشتے کے درمیان انسان محض ایک بزدلانہ اور ریاکارانہ صلح ہے جس کی خود کوئی مستقل ہستی نہیں۔ وہ نہ حق ہے اور نہ باطل۔ اس کا وجود ایک فریبِ کائنات ہے۔ اس کی ہستی فطرت کی اس بزدلی کا نتیجہ ہے جس نے فرشتے اور شیطان دونوں سے عاجز آکر ایک پیکر اعتدال پیدا کردیا۔ اعتدال اصل میں شکست حق ہے اور فتح باطل۔‘‘(ص۱۵۶)

☆____ ’’ایک خوبصورت عورت جس کا شباب نسوانیت کی دلفریبیوں سے معمور ہو‘ کائنات کی ایک مستقل حیثیت ہے۔ انسان اگر اس کے رموزِ لطیف سے آگاہ ہوجائے جنس کے ہزاروں حقائق اس پر خودبخود روشن ہوجائیں گے لیکن انسان اس قدر تنگ نظر اور کوتاہ بیں تھا اور وہ کبھی ان رموزِ لطیف کا محرم نہ ہوسکا اسے ہر عورت‘ عورت نظر آتی تھی۔ وہ یہ نہ سمجھا کہ ایک بدصورت عورت کا شباب دنیا کے مہلک ترین امراض میں سے ہے جو شخص اس سے محفوظ رہ سکا‘ وہ دنیا کی کسی دوسری مصیبت میں مبتلا نہیں ہوسکا۔ صحیح معنوں میں عورت وہ ہے جس کی نسوانیت قیودِ بے جا کو توڑ کر حسن وشباب کی رنگینیوں میں محو ہوجائے۔‘‘(ص۲۲۴)

☆____ ’’عصمت وعفت کا صحیح مفہوم کج فہم انسان آج تک نہ سمجھا......زاہد اپنی ناچارگیوں اور مجبوریوں کو زہد واتقا سمجھتا ہے۔‘‘(ص۲۲۹)

جب ’’محشرِ خیال‘‘ علی گڑھ یونیورسٹی کے نصاب سے خارج کی گئی......(۱۹۳۳ء):

علی گڑھ یونیورسٹی کی نصاب پر نظر ثانی کی کمیٹی کے سینئر ترین رکن، بزرگ ادیب حبیب الرحمٰن شروانی کی فیصلہ کن رائے جو کتاب کے نصاب سے اخراج کا سبب بنی

’’سخت قابل افسوس اور خطرناک یہ پہلو ہے کہ سجاد انصاری (مصنف کتاب) فلسفہ، اخلاق، مذہب سبھی سے بے زار ہیں۔ گویا ان کے یہاں کوئی اصولِ زندگی نہیں۔ بے اصول زندگی محبوب ومقبول ہے۔ ان کے یہاں تین محبوب ہیں۔ ایک......عورت کا شباب‘ بشرطیکہ وہ عفت وعصمت کی گندگی سے پاک وصاف ہو۔ ایک غرقِ شباب قحبہ جو کسی کمرے

میں دادِ عیش پرستی دے رہی ہو‘ وفا اور پابندی سے سخت بے زار ہو‘ کمالِ نسوانی کا بہترین اور محبوب ترین نمونہ ہے۔اس کی تعریف میں ان کے تمام مضامین رطب اللسان اور گل ریز ہیں ۔اگر حسین وجوان عورت نکاح کر کے عصمت وعفت کی زندگی بسر کرے تو وہ خارج از بحث بلکہ ننگِ نسوانیت ہے۔

دوسرا محبوب ’’معصیت لطیف‘‘ ہے مگر باوجود پوری کاوش کے‘ مجھ کو پتہ نہ لگا کہ ان دو لفظوں کا اصلی مفہوم مضمون نگار کے یہاں کیا ہے۔پڑھنے والا جس گناہ کا لطف لینا چاہیے اس کو لطیف قرار دے لے۔

تیسرا محبوب ان کا ’’شیطان اور شیطنت‘‘ ہے۔اوّل سے آخر تک شیطان اور شیطنت کو سراہا ہے‘ خلاصۂ کائنات قرار دیا ہے بلکہ پیدائش عالم کی اصل حکمت۔

اس کے مقابلے میں انبیائے کرام، ملائکہ مقربین بلکہ ان کے ڈرامہ ’’روزِ جزا‘‘ کا خدا بھی‘ پست و بے وقعت ہے۔حضرت جبرئیل اور دوسرے مقرب فرشتوں کی جس طرح اس ڈرامے میں شیطان کے مقابلے میں تضحیک کی گئی ہے‘ اس کو پڑھ کر ڈرامہ نگار کی فہم ودانش پر سخت تاسف ہوسکتا ہے۔

مذہب کے استخفاف سے ’’محشر خیال‘‘ اوّل سے آخر تک بھرا ہوا ہے۔مضامین زلیخا ، روزِ جزاء وغیرہ میں جس طرح مضامین قرآنی کے مقابلے میں کم فہمی، جسارت اور خیرہ چشمی کا ارتکاب ہے‘ قابل صد نفرین ہے۔

میں نے مذہبی مبحث پر تین مُسلّم علماء کی رائے بھی احتیاطاً حاصل کی ہے:

(۱): ناظم صاحب دینیات مسلم یونیورسٹی (۲): میر شعبہ دینیات یونیورسٹی اور (۳): مولوی سید فضل احمد (شعبہ دینیات‘ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد)۔تینوں میرے خیال سے متفق ہیں۔

بہر حال میری رائے میں ’’محشر خیال‘‘ میں نہ تو ادب ہے اور نہ ہی لٹریچر، تخیل اور نصب العین کی کوئی اعلیٰ خوبی۔ یہ کتاب یونیورسٹی کے نصاب میں شامل رہنے کا کسی لحاظ سے بھی کوئی حق نہیں رکھتی۔‘‘ (ص ۲۸، ۲۹)

علماءِ حق کا ترجمان
المیزان
ناشران وتاجرانِ کتب
دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ
دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7122981-7212762